انسان کا مقصدِ حیات

ذکرِ حق
فکرِ حق
رضائے حق

مدینہ طیبہ میں تصوّف وارشاد کے مشہور بزرگ شیخ طریقت حضرت مولانا عبدالغفور صاحب عباسی نقشبندی مدظلہٗ مہاجر مدینہ نے ، ردسمبر ۱۹۷۶ء کو سفر پاکستان سے واپسی سے دو دن قبل یہ تقریر کراچی میں ارشاد فرمائی جسے اس وقت دارالعلوم حقانیہ کے قابل و فاضل مدرس مولانا شیر علی شاہ صاحب (جو سفر حج پر ہیں) نے قارئین الحق کے لئے قلمبند فرمایا ـــــ (ادارہ)

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین ۔ اما بعد ۔ فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ فاذکرونی اذکرکم واشکروالی ولا تکفرون ـــــ اللہ جلّ جلالہ وعمّ نوالہ وعزّ برہانہ نے اس آیت کریمہ میں اپنے مؤمن بندوں کو مخاطب فرمایا ہے ۔ اے میرے بندو تم مجھے یاد کیا کرو، میں تم کو یاد کیا کروں گا ـــــ خداوند قدوس کا کتنا بڑا احسان ہے ، کہ وہ ذکر کرنے والوں کو یاد فرمائی کی عظیم نعمت سے نوازتے ہیں ـــــ ایک بزرگ فرماتے ہیں ، کہ جب مجھے اللہ تعالیٰ یاد کرتے ہیں تو میں سمجھ لیتا ہوں ۔ مجھے معلوم ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یاد فرمایا ہے ۔ کیونکہ جب مجھے ذکر کی توفیق میسّر ہوتی ہے اور اللہ اللہ کا ورد کرنے لگتا ہوں ۔ تو میں سمجھ لیتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ نے مجھے یاد فرمایا ہے ۔ ذکر کی یہ برکت ہے کہ وہ ذاکر کو مذکور[۱] میں فنا کر دیتا ہے ۔ اور غیر سے کاٹ دیتا ہے ۔ ذکر کرنے والے کو پھر ذاتِ مذکور کے علاوہ کوئی چیز بھی موجود نظر نہیں آتی ۔ حدیث شریف میں ہے : من ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی ومن ذکرنی فی ملاء ذکرتہ فی ملاء خیر منہ ۔ جو مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے ۔ ذکرِ قلبی کرتا ہے میں بھی اسکو خلوت میں یاد کرتا ہوں ۔ اور جو مجھے محفلِ ذکر میں یاد کرتا ہے ۔ ذکرِ جہری کرتا ہے ، میں بھی اس کا ذکر ملائکۂ مقربین کی جماعت میں کروں گا ـــــ اگر اللہ کا ذکر خلوت میں کیا تو وہ بھی تم کو خلوت

[۱] جس کا ذکر کیا جائے ۔

میں یاد سے نوازیں گے اور اگر جلوت میں یاد کیا تو فرشتوں کی مجالس میں تمہیں یاد کیا جائے گا۔ ذکرِ الٰہی سے تزکیۂ قلب ہوتا ہے۔ دل سے معصیت کی کدورت دور ہوجاتی ہے۔ ہمارے نقشبندی علماء لکھتے ہیں۔ مقصدِ زندگی تین چیزیں ہیں ــــ ذکرِ حق ــــ فکرِ حق ــــ رضائے حق ــــ زبان اس لئے ہے۔ کہ اس سے انسان ذکرِ حق کرے اور دل اس لئے ہے کہ اس میں فکرِ حق ہو اور ان دونوں سے غرض رضائے حق ہو۔ حدیث شریف میں تاجدارِ مدینہ علیہ الف صلوات ارشاد فرماتے ہیں: الا ان هذه القلوب تصدء کما یصدء الحدید۔ صحابہ کو متنبہ کرکے فرماتے ہیں کہ یہ دل زنگ آلود ہوتے ہیں جس طرح کہ لوہا زنگ آلود ہوتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا: فما جلاءها یا رسول اللہ۔ حضورؐ اس زنگ کو دور کرنے کا علاج کیا ہے۔ کیونکہ سونے کا زنگ تو پگھلانے سے جل جاتا ہے۔ لوہے کا زنگ سوہان سے دور کیا جاسکتا ہے۔ کپڑے سے میل کچیل صابن کے ذریعہ دور کیا جاسکتا ہے۔ تو دل کا زنگ کس صیقل سے دور ہوگا۔ تو فرمایا: لکل شئ صقالة وصقالة القلوب ذکر اللہ۔ ہر چیز کے زنگ دور کرنے کیلئے اسی کے مطابق صیقل ہیں۔ اور دل کا صیقل ذکرِ الٰہی ہے۔ ذکر سے غفلت کے پردے دور ہوجاتے ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ شیطان انسان کے دل پر مسلط ہوتا ہے۔ جب اللہ کا پیارا نام لیا جائے تو وہ بھاگ جاتا ہے۔ (فاذا ذکر اللہ خنس) حالانکہ وہ چونچ لگا کر بیٹھا ہوا ہوتا ہے۔ ذکر سے دل میں سکون وجمعیت اور دوام حضور نصیب ہوتا ہے ــــ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔ سرمایہ داری اور مادی ترقیوں سے بے چینی اور پریشانی بڑھتی ہے۔ ذکرِ خداوندی سے دل مطمئن ہوتے ہیں۔ ذاکر کثرتِ ذکر کی وجہ سے اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ پھر اس کی نظر میں غیر اللہ کی کچھ وقعت نہیں رہتی۔ اگر تم اپنے دلوں کی صفائی چاہتے ہو اور دلوں کو معصیت کی کدورت سے صاف کرنا چاہتے ہو تو ذکرِ الٰہی کو اپنا وظیفہ بنالو ــــ

صحبتِ صالح اللہ والوں کی ہم نشینی اور صحبت اختیار کرو۔ اللہ والوں کی مجالس میں شرکت کرو۔ انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کی دولت نصیب ہوجائے گی۔

بے عنایاتِ حق وخاصانِ حق   گر ملک باشد سیاہ باشد ورق

عباد اللہ اذا رؤا ذکر اللہ۔ اللہ والوں کی ملاقات سے ذکرِ الٰہی کی نعمت نصیب ہوتی ہے۔ حضورؐ کا ارشاد ہے، المرء علی دین خلیله فلینظر من۔ الخ (الحدیث) ــــ ہر ایک آدمی اپنے دوست کے شیوہ وخصلت پر ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص چوروں کی محفل میں بیٹھے گا تو وہ تھوڑے سے عرصہ میں چور بن جائے گا۔ زناکاروں کی صحبت میں ہو تو زنا کے مرض میں مبتلا ہوجائے گا۔ شرابیوں

کی سنگت انسان کو شراب پینے پر مجبور کرتی ہے۔ ہر مجلس اثر رکھتی ہے۔ اور اگر کوئی خوش قسمت اللہ والوں کے ساتھ بیٹھے گا۔ تو اس کے زبان اور دل میں اللہ اللہ کا یاد ہوگا۔ امورِ آخرت کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔ القلب یاخذ من القلب والطبع یأخذ من الطبع۔ دل را بدل رہے است ــــ ہر ایک طبیعت اپنے ہم نشین کی طبیعت سے متاثر ہوتی ہے۔ نیک بندوں کے مجلس میں بیٹھنے سے نیک اثرات اثر انداز ہوں گے۔ تجربے شاہد ہیں ــ مولانائے روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

صحبتِ صالح ترا صالح کند　　　صحبتِ طالح ترا طالح کند

نیکوں کی سنگت سے انسان نیک بن جائے گا، اور بدکاروں کی سنگت سے انسان بدکار بن جائیگا۔ مولانا نے فرمایا ہے ؎

یک زمانہ صحبتے با اولیاء　　　بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

اولیاء اللہ کی مجالس میں کچھ وقت کے لئے بیٹھنا سو سال کی مخلصانہ عبادت سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو اپنے ذکر کے صیقل سے صاف فرما دے، اور ہمیں صحیح بندگی کی توفیق بخشے ــــ

بھائیو! یہ دنیا دار القرار نہیں۔ یہاں ہمیشہ کے لئے ہمیں رہنا نہیں۔ یہ تو وجود بین العدمین ہے۔ پہلے ہم کہاں تھے اور مرکر کہاں ہوں گے۔ اصلی جگہ تو دارِ آخرت ہے۔ اور اسی کے لئے ہمیں پیدا کیا گیا ہے۔ اس دنیوی زندگی سے مقصد تو معرفتِ رب ہے۔ کہ ہمارا بھی کوئی منعم اور محسن ہے، جو دن رات ہم پر نعمتوں کی بارشیں برسا رہا ہے۔ اسی ذاتِ اقدس کی بندگی اور تابعداری ہمارا فریضہ ہے۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ جن وانس کو اپنی بندگی کے لئے پیدا فرمایا ہے ــــ رہا دنیوی کاروبار، دنیاداری کے معاملات۔ رزقِ حلال کی کمائی۔ تو یہ صرف اس لئے ہیں کہ عبادت و بندگی کے کام آجائیں۔ اس لئے کھانے کی ضرورت ہے کہ انسان میں قوت پیدا ہو تاکہ وہ نماز پڑھ سکے، کپڑے کی اس لئے ضرورت ہے کہ اس سے عورت کو چھپا کر نماز پڑھ سکیں۔ بیوی اور بچوں کو کھلا سکیں۔ ایسا نہیں کہ اپنا نصب العین دنیاداری بنالیں۔ ہمارا نصب العین بندگی ہے۔ معرفتِ ربانی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے۔ المعاملات وسائل والعبادات مقاصد۔ دنیا کے کام کاج تو صرف وسائل اور آلات ہیں۔ مقصد تو عبادت ہے۔ ہم نے ناسمجھی کی وجہ سے آلہ کو مقصود سمجھ لیا ہے۔ اسباب میں پھنس گئے اور مقاصد کو چھوڑ دیا ہے۔

دوستو! ہمت کرو۔ اس زندگی کو غنیمت سمجھ کر آخرت کے لئے توشہ مہیا کرلو۔ ایک حدیث شریف میں آیا ہے۔ اغتنم خمسا قبل خمس ــــ پانچ چیزوں کو پانچ سے قبل غنیمت جانو۔ جن میں

سے صحت، عمر اور توانگری بھی ہے ــــــ صحت کی قدر کرو اور صحت کی حالت میں بندگی اور طاعت سے مولیٰ کو راضی کر لو۔ غنا اور ثروت کی قدر کر کے غریبوں اور یتیموں کی مدد کرو۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ جب فقر و فاقہ اور تنگی میں مبتلا ہو جاؤ گے تو پھر کہاں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔ آج ہم نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتے ــــــ ان پانچ کے علاوہ ہزاروں نعمتیں ہیں، جن کا شکریہ ہم کبھی بھی بجا نہیں لا سکتے۔ وان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا۔ خدا کی نعمتوں کو تم نہیں گن سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو شکر گذار بندے بنا دے جتنا بھی ہو سکے شکر ادا کرو ــــ صوفیائے عظام لکھتے ہیں۔ الشکر قید الموجود وصید المفقود شکر سے موجودہ نعمتیں پائیدار ہو جاتی ہیں، اور جو نعمتیں ابھی شکر گذار کو نہیں ملیں وہ بھی مل جائیں گی ــــ ان شکرتم لازیدنکم۔ الخ اگر تم میری نعمتوں کا شکریہ ادا کرو گے تو میں نعمتوں کو بڑھا دوں گا۔ اگر کوئی اللہ تعالیٰ سے لینا چاہے تو شکر کرے۔ جہاں بھی نظر پڑے وہاں خدا کی نعمت نظر آتی ہے۔ کوئی ایسی جگہ نہیں۔ جہاں نعمت ایزدی نہ ہو، یہ آسمان، سورج، چاند، تارے، دریا، پہاڑ سب کے سب انسان کے لئے ہیں۔ خود انسان اپنے بدن کو دیکھے۔ دماغ، آنکھ، ناک، کان، زبان غرض یہ تمام اعضا کتنی قیمتی نعمتیں ہیں۔ دل کتنی بڑی نعمت ہے۔ زبان کا شکریہ ہے کہ اس سے تلاوتِ قرآن کرو۔ حدیثِ رسول اللہ صلعم پڑھو۔ اللہ اللہ کا وظیفہ کرو۔ زبان جھوٹ۔ گالی اور فحش کلام کے لئے نہیں ہے۔ یہ اس لئے نہیں کہ اس کو غیبت چغلخوری بدکلامی میں صرف کیا جائے۔ تو جس چیز کے لئے زبان کی یہ نعمت دی گئی ہے اسی کے لئے استعمال کرنی چاہئے۔ اگر ضد میں استعمال کیا تو بجائے شکر کے کفرانِ نعمت ہوا۔ اسیطرح کان اس لئے دئے گئے ہیں۔ کہ اس سے قرآن و حدیث سنیں۔ بزرگوں کی باتیں سنیں۔ والدین کے فرمان سنیں۔ پاؤں نیک کاموں کے لئے دئے کہ نیکی کی جگہوں کو جایا کرو۔ والدین کی اطاعت میں دوڑو۔ خانہ کعبہ کا طواف کرو۔ صفا و مروہ میں سعی کرو۔ بزرگانِ دین سے فیض حاصل کرنے کے لئے چلو۔ ہاتھ اس لئے دئے گئے کہ اس سے قرآن مجید پکڑو۔ والدین کی خدمت کرو۔ مسلمانوں سے مصافحہ کرو تو گناہ معاف ہوں گے۔ یتیم کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھو تو حضورؐ کے جوارِ رحمت میں قرب کے مراتب نصیب ہوں گے۔ یہ ہاتھ ظلم و ستم اور جبر و استبداد کے لئے نہیں دئے۔ چوری اور جیب تراشی کے لئے نہیں دئے۔ بے گناہ کسی کو مارنے کے لئے نہیں دئے۔ آنکھیں اس لئے دی ہیں کہ کارخانۂ عالم اور مصنوعاتِ الٰہی کو دیکھ کر ان کے پیدا کرنے والے کا یقین کر لو۔ آنکھوں سے والدین کے چہروں کو احترام کی نگاہوں سے دیکھو تو جنت حاصل کر لو گے۔ اور آنکھوں سے بیت اللہ کی عظمت و جلال کا معائنہ کرو۔ گنبدِ خضرا کی دلکشی اور جمال کو دیکھو۔ قرآنِ مجید دیکھو ــــــ (باقی آئندہ)